فضول قصے کہانیوں اور جھوٹے لطیفوں سے پاک بچوں کا میگزین

پندرہ روزہ

روضۃ الاطفال

لاہور پاکستان

135 11 جنوری 2013ء 28 صفر المظفر 1434ھ



فرمانِ الٰہی جل جلالہ

''محمد ﷺ اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں۔'' [الفتح :29]

(انس حبیب۔سمندری)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حدیثِ نبوی ﷺ

حسد سے بچو! یقیناً حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے خشک لکڑیوں کو آگ کھا جاتی ہے۔

(راشد امین، لالہ موسیٰ)

پہلی بات

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ننھے مجاہدو......! سنائیں کیسی گزر رہی ہیں سردیاں؟ خوب سردی ہے اور شمالی علاقوں میں تو
برف باری بھی ہو رہی ہے۔لیکن آپ سب اس سردی میں اپنے آپ کو بچا کر رکھیں۔ خوب
گرم کپڑے پہنیں اور والدین کی ہدایات پر عمل کریں۔ کیونکہ اگر آپ نے ہدایات پر عمل
نہیں کیا تو آپ بیمار ہو جائیں گے اور اگر آپ بیمار ہو گئے تو اللہ کے دین کی دعوت کیسے دیں
گے؟ کیونکہ ''دین کے ہم لوگ سپاہی''، یعنی ہم اللہ کے دین کے سپاہی ہیں اور سپاہی تو چاک و
چوبند اور مستعد ہوتے ہیں اپنے کام کے لیے، لہذا ہمیں بھی اپنے کام یعنی دین کی دعوت کے
لیے صحت مند رہنا ہے۔ویسے بھی اللہ تعالیٰ کو طاقتور مومن کمزور مومن سے زیادہ پسند ہے۔

دوسری بات یہ کہ نہایت معذرت......!

ارے بھئی معذرت اس بات کی کہ شمارہ نمبر 134، گلدستہ روضہ میں حضرت
عثمان ''رضی اللہ عنہ'' کی جگہ ''صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا گیا۔اس بات کی شدید معذرت۔انسان خطا کا پتلا ہے
اس لیے غلطی کا امکان موجود رہتا ہے۔ ہماری طرف سے بھرپور کوشش کی جاتی ہے کہ روضہ
تمام غلطیوں سے پاک ہو۔مزید یہ کہ ان تمام قارئین کا شکریہ جنہوں نے اس غلطی کی
اصلاح فرمائی۔ویسے ہمیں خوشی ہوئی یہ جان کر کہ ہمارے قارئین محض روضۃ
الاطفال کو پڑھتے ہی نہیں ہیں بلکہ اس کی اصلاح کے لئے بھی کوشاں
ہیں۔یعنی ہمارے قارئین بیدار مغز ہیں لہذا آئندہ سے مزید محتاط ہونا
پڑے گا۔

والسلام

بارش کی دعا

اَللّٰھُمَّ أَغِثْنَا،اَللّٰھُمَّ أَغِثْنَا،اَللّٰھُمَّ أَغِثْنَا. (بخاری:1014)

''اے اللہ ہمیں بارش دے۔اے اللہ ہمیں بارش دے۔اے اللہ! ہمیں بارش دے۔'' (حمزہ خالد۔رحیم یار خان)

ربنا

ایڈیٹر: عبدالرحمٰن

خط و کتابت کیلئے: پی او بکس نمبر 102 جی پی او لاہور / ای میل: rozah100@yahoo.com آفس: 0313-5967575

میں مسلمان ہوں.....!!

گرمی بہت زور کی پڑ رہی تھی۔ زمین تپ رہی تھی اور سورج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا۔ دھوپ کی تپش اس قدر تھی کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے سورج سوا نیزے پر آ گیا ہو۔ اس قدر شدت کی گرمی میں پیدل چلنا دشوار تھا کہ اچانک میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان پختہ روش پر دوڑ رہا تھا۔ ننگے پاؤں اور ننگے سر مسلسل دوڑ رہا تھا۔ وہ اپنے ہدف پر پہنچنے کے بعد پھر سے دوڑنا شروع کر دیتا۔ کبھی کبھی اس کی رفتار میں کمی واقع ہونے لگتی تھی۔ پھر نجانے کیا سوچ کر وہ پھر سے اپنی رفتار کو تیز کر دیتا۔ شدت کی گرمی کی وجہ سے وہ نوجوان پسینے سے شرابور تھا اور اب تھکاوٹ کا شکار دکھائی دے تھا لیکن اس کو مسلسل ایک گھنٹہ دوڑنا تھا اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی اسے ہرگز گوارہ نہ تھا۔ پھر وہ لمحہ بھی آن پہنچا جب اس کی سزا کا وقت ختم ہو گیا تھا۔

پھر اس نوجوان نے پانی کی طرف دوڑ لگا دی۔ پانی کے قریب پہنچ کر سب سے پہلے اس نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھ ہی کے چلو سے منہ میں پانی ڈالا۔ مجھے حیرت کا جھٹکا لگا کہ اس نے اس پانی کو پیا نہیں بلکہ اس پانی سے کلی کی تھی پھر اس سے منہ دھویا۔ پھر وہ اپنے بازوؤں کو کہنیوں تک دھونے لگا اور پھر سر پر ہاتھ پھیرنے کے بعد پاؤں کو اچھی طریقے سے دھویا اور اپنی بیرک میں جا کر ایک کپڑا بچھایا کہ کچھ اٹھک بیٹھک سی کرنے لگا۔ کبھی سر کے بل گر جاتا کبھی گھٹنوں سے ٹانگوں کو پکڑ کر یوں جھک جاتا جیسے نیچے سے کچھ تلاش کرنے لگا ہو اور پھر سے کھڑے ہو کر دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ لیتا۔ میں حیرت سے اس نوجوان کی اس اٹھک بیٹھک دیکھتا جا رہا تھا۔ جیسے ہی اس نوجوان نے دائیں بائیں چہرے کو گھمایا۔ مجھ سے رہا نہ گیا اور میں نے اس نوجوان کو اپنے پاس طلب کر کیا۔

☆☆☆☆☆

میرا نام میبیہے اور میں پشاور چھاؤنی میں انگریزی فوج کے میجر کے عہدے پر فائز تھا۔ ایک دن میں اپنی ڈیوٹی کے مقررہ وقت پر اپنے کمرے میں گیا اور اپنا کام سرانجام دینے لگا۔ اچانک گرمی کی شدت سی محسوس ہونے لگی تو میں نے کھڑکی کا پٹ کھول دیا۔ اچانک ایک عجیب وغریب منظر دیکھ کر میں حیرت کے سمندر میں ڈوبتا چلا گیا۔ میں نے دیکھا کہ ایک فوجی کو گرمی کی اس شدت میں ننگے پاؤں دوڑنے کی سزا دی گئی تھی اور وہ مسلسل دوڑ رہا تھا۔ جب اس کی سزا ختم ہو گئی تو میں نے سمجھا اب یہ جائے گا اور ٹھنڈے پانی سے اپنی اس شدت کی پیاس کو مٹائے گا مگر میرا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔ کیونکہ اس نے پانی کا ایک گھونٹ بھی نہیں پیا تھا۔ بلکہ جو پانی منہ میں ڈالا وہ کلی کے ذریعے باہر نکال دیا تھا۔

میں نے اس نوجوان کو بلایا اور اس سے اس سزا کے متعلق دریافت کیا کہ اس کو یہ سزا کیوں دی گئی اس نوجوان نے بتایا کہ کسی کام میں اس سے ذرا کوتاہی ہو گئی تھی۔ پھر میں نے پوچھا کہ اس شدت کی گرمی میں تمہیں پیاس نہیں محسوس ہوئی جو تم نے پانی کو قریب پاتے ہوئے بھی نہیں پیا اور پھر تم بیرک میں جا کر کیا اٹھک بیٹھک کر رہے تھے؟ فوجی بولا سر: میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں پر دن میں پانچ مرتبہ اللہ کی عبادت یعنی نماز پڑھنا فرض ہے۔ وہ میں اٹھک بیٹھک نہیں کر رہا تھا بلکہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ مزید یہ کہ مسلمانوں پر سال میں ایک ماہ کے روزے فرض کئے گئے ہیں اور یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہے۔ اس مہینہ میں ہمیں حکم ہے کہ روزے رکھیں۔ یعنی پورے دن میں کچھ کھائیں نہ پئیں۔ مجھے بہت حیرت ہوئی پھر میں نے اس سے پوچھا اسلام کیسا مذہب ہے؟ اس میں تمہیں کیا کچھ کرنا پڑتا ہے؟ مسلم نوجوان بولا کہ میں مذہبی علم سے مکمل طور پر واقف نہیں ہوں۔ والدین اور علماء سے سنا ہے کہ اس خالق و مالک نے ہم انسانوں کو پابند کیا ہے کہ ہم اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزاریں اور دن میں پانچ بار (نماز پڑھیں) اس کے آگے جھکیں' سال میں ایک ماہ روزے رکھیں اور یہ سب کچھ اس نے ہمیں اپنے پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے ذریعے بتایا ہے۔ یہ تمام باتیں سننے کے بعد میں نے اسلام کا لٹریچر تلاش کیا اور پھر پوری توجہ سے اس کا مطالعہ کیا۔ جمعہ کے دن چھاؤنی میں ایک مسجد جو مسلمانوں کے لئے تیار کی گئی تھی، میں نے اس مسجد کے امام سے کہا کہ میں اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ امام صاحب ڈر گئے کہ کہیں حکومت کا عتاب نازل نہ ہو جائے۔ مگر میں نے کہا میں اپنی خوشی سے اسلام قبول کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی تمام ذمہ داری مجھ پر ہے۔ پھر امام مسجد نے مجھے کلمہ پڑھایا اور مجھے اسلام کے متعلق بنیادی باتیں بتائیں۔ انہوں نے میرا اسلامی نام عبدالرحمٰن رکھا۔

(فضیلت بنت محمد رمضان اختر ابو محمد۔ فیصل آباد)



سخاوت وحیاء کے پیکر.....!

ننھے ساتھیو! آج جس ہستی کے بارے میں آپ کو چند معلومات فراہم کرنی ہیں وہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ کا شمار سابقون الاولون (یعنی اول اسلام لانے والوں) میں سے ہے......! مرد حضرات میں سے آپ رضی اللہ عنہ وہ تیسرے شخص ہیں جنہوں نے اسلام قبول کیا اور پھر تا حیات خود کو غلبۂ اسلام کے لئے وقف کر دیا......!!

آپ رضی اللہ عنہ کو ذوالنورین بھی کہا جاتا ہے۔ وہ اس لئے کہ آپ رضی اللہ عنہ کے نکاح میں امامِ کائنات، تاجدارِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں آئیں۔ مشرکین مکہ کے ظلم و ستم سے تنگ آکر جب مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم ہوا تو آپ رضی اللہ عنہ بھی ان میں شامل تھے اور آپ کے ہمراہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھیں۔ اس وقت میرے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''روئے زمین پر جد الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جو اللہ کی راہ میں ہجرت کر رہا ہے۔''

آپ رضی اللہ عنہ اپنی حیاء وسخاوت میں بے مثال تھے......

ایک مرتبہ پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لیٹ کر آرام فرما رہے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پنڈلی سے کپڑا ہٹا ہوا تھا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حالت نہ بدلی اور لیٹے رہے۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ آ گئے، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی حالت میں رہے۔ لیکن جب سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کپڑا فوراً پنڈلی مبارک پر ڈال دیا اور اٹھ بیٹھے۔ یہ تھا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے حیاء کا پاس۔

ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے 35 ہزار درہم کا کنواں خریدا اور مسلمانوں کی ضروریات کے لئے وقف کر دیا۔ اسی طرح مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی توسیع کے لئے قیمتی جگہ کو خرید کر وقف کیا......!

غزوۂ تبوک کہ جسے ''جیش العسرۃ'' بھی کہا جاتا ہے...... جب لشکرِ اسلامی انتہائی گرمی اور مشکل ترین حالت میں راہِ جہاد میں نکلا تھا تو لشکر کے آدھے اخراجات اٹھانے کا اعزاز بھی آپ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا۔ اس غزوۂ کے لئے آپ نے 900 اونٹ، ایک سو جنگی گھوڑے، ساڑھے پانچ کلو سونا اور ساڑھے انتیس کلو چاندی پیش کر دی اور تنگی والے غزوہ کی تیاری کرنے والے کا شرف پایا۔

آپ رضی اللہ عنہ پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی اور اپنی بیوی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی بیماری کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل میں اور ان کی تیمارداری کے لئے رک گئے تھے۔ لیکن جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس معرکہ حق و باطل سے فاتحانہ لوٹے تو سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا وفات پا چکی تھیں اور ان کو دفن بھی کر دیا گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی بیٹی کی وفات پر رنجیدہ ہو گئے...... مبارک آنکھوں سے آنسو ٹپکنے لگے اور ساتھ ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا: ''بے شک تجھے بھی اس شخص کے برابر ثواب ملے گا جو جنگِ بدر میں شریک ہوا'' (بخاری)

آپ رضی اللہ عنہ نے جنگ خیبر میں بھی شرکت کی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ایک دستے کا کمانڈر بنا کر بھیجا تو کامیاب و کامران لوٹے۔ آپ کو دنیا میں ہی جنت کی بشارت ملی۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ بنے...... بے شمار فلاحی و رفاہی منصوبے چلائے اور اسلام کی اشاعت کا کام کیا۔

آپ رضی اللہ عنہ کی عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ کی طرف سفیر بنا کر بھیجا۔ اچانک جب آپ کی شہادت کی افواہ پھیل گئی تو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا بدلہ لینے پر بیعت لی۔ اسی موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے۔

دور خلافت میں یہودیوں اور منافقوں کی چالوں اور سازشوں سے آپ کو گھر کے اندر محصور کر دیا گیا اور آپ رضی اللہ عنہ سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا جانے لگا۔ انہوں نے اپنی کارکردگی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت اور دی گئی بشارتوں کا تذکرہ کر کے ان باغیوں کو سمجھانا چاہا مگر وہ نہ مانے...... اور یوں خون کا آخری قطرہ تک اللہ کی راہ میں بہا کر اسلام کے سچے اور جری سپاہی ہونے کا ثبوت پیش کیا اور منصب شہادت پر جلوہ افروز ہوئے......

آپ رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت کی مدت بارہ سال گیارہ دن ہے۔ اللہ کی رحمتیں ہوں آپ رضی اللہ عنہ پر......

آپ رضی اللہ عنہ نے 34 ھ بمطابق ماہِ ذوالحجہ میں شہادت پائی۔

اسلام کے غلبہ کے لئے مال و جان کی قربانی اور مستعدی سے پیش کی جانے والی آپ رضی اللہ عنہ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

جویریہ بتول۔ چکوال







میرا پیغام

چن لیا خدا نے جو دورہ صفہ کے لئے ہمیں
خوش قسمتی ہے یہ بھائیو سب سے بڑی ہماری
ہوئی کچھ اس طرح سے ہماری تربیت
عیاں ہوگئی ہے ہم پر کفار کی عیاری
ہے دین اسلام ایک سرسبز و شاداب پودا
آؤ مل کر کریں ہم سب اس دین کی آبیاری
پیکر ہیں یہ وفا کا سادگی ہے شعار ان کا
ہیں مشعل راہ ہمارے لئے گھڑیاں صفہ کی ہماری
چھوڑ دو تم عیش و عشرت اور راہ خدا پہچانو
اس دورے کا مقصد ہے آخرت کی تیاری
آکر یہاں دل ہوئے جہاد و ایمان سے منور
خیال رکھنا بجھنے نہ پائے یہ جوش جہاد کی چنگاری
اب مل کر ہمیں کرنا ہے عدو پر یہ بات واضح
جہاد قیامت تک رہے گا یوں ہی جاری و ساری

(عبدالحنان۔لودھراں)

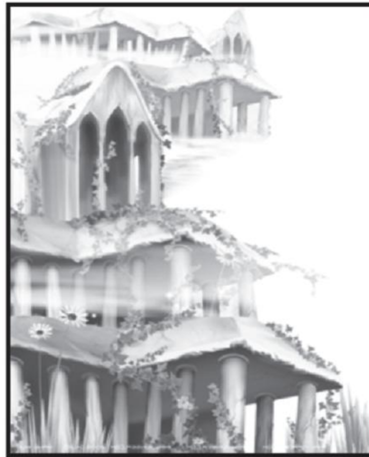
کامیابی کا راز

- ہمیشہ سچ بولو۔
- کسی کا دل نہ دکھاؤ۔
- اللہ کی ذات پر مکمل بھروسہ کرو۔
- کسی کو حقیر نہ جانو، ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ کی نظر میں حقیر نہ ہو۔
- کسی کا مذاق نہ اڑاؤ بلکہ جس قدر ہوسکے اس کی مدد کرو۔
- کبھی دوسروں کی خامیاں نہ تلاش کرو بلکہ اسے اپنے اندر تلاش کرو۔
- محنت کرو، محنت کبھی رائیگاں نہیں جاتی۔

(ابونعمان)

انوکھا محل

سیدنا ابومالک اشعری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں کچھ ایسے محلات بھی ہوں گے جن کے باہر سے اندر اور اندر سے باہر دیکھا جاسکے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ان بندوں کے لئے تیار فرمائے گا۔ جو کھانا کھلاتے ہیں پاکیزہ گفتگو کرتے ہیں۔ نماز روزے کی پابندی کرتے ہیں اور



رات کو اس وقت نماز پڑھتے ہیں جب لوگ سوئے ہوتے ہیں۔

مذکورہ حدیث میں جنت کے ایک خاص محل کی ملکیت حاصل کرنے کے لئے چار اعمال بیان کئے گئے ہیں۔

۱۔ضرورت مندوں، ماتحتوں اور عام لوگوں کو بغیر کسی لالچ کے کھانا کھلانا۔

۲۔ پاکیزہ سچی کھری، سیدھی اور حسن اخلاق سے مزین گفتگو کرنا۔

۳۔نماز روزے کو حکم الٰہی سمجھ کر سنت رسول ﷺ کی روشنی میں اس کی پابندی و حفاظت کرنا۔

۴۔رات کے پچھلے پہر جب لوگ محو آرام ہوتے ہیں اپنے رب کی بارگاہ میں آکر راز و نیاز کرنا اور نماز تہجد پڑھنا۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ان اوصاف حمیدہ کو اپنا کر جنت کے اس انوکھے محل کا مکین بنادے۔آمین

(عتیقہ اعجاز۔کلاس پنجم)

مومن کی شان

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان
قاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلماں
یہ راز کسی کو نہیں معلوم کہ مومن
قاری نظر آتا ہے حقیقت میں ہے قرآں
جس سے جگرِ لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم
دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفاں
ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن
گفتار میں کردار میں اللہ کی برہان

(شاکر خان۔شکرگڑھ)



سنہرے موتی

☆لوگو! وہ بات کیوں کہتے ہو جو کرنی نہیں۔

☆سب سے بہتر لقمہ وہ ہے جو اپنی محنت سے حاصل کیا جائے۔

☆جس نے اپنے آپ کو بلند مرتبہ سمجھ لیا جان لو اُسے

مرتبہ حاصل نہ ہوا۔

☆ حسد بہت بری شے ہے' اسے دل میں ہرگز جگہ نہ دو۔

☆ حقیقی کامیابی لگاتار محنت سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ کلام میں نرمی اختیار کرو' لہجے کا اثر الفاظ سے زیادہ ہوتا ہے۔

☆ کام کو جلد کرنے کی فکر نہ کرو بلکہ بہتر طور پر انجام دینے کی فکر کرو۔

(ابوسفیان جوڑا۔قصور)



مسواک کرنے کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''مسواک منہ کی پاکیزگی اور رب کی رضا کا ذریعہ ہے۔

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو اپنا منہ مبارک مسواک سے خوب صاف کرتے۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں پڑ جانے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں ہرنماز کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

(سنن نسائی۔صحیح بخاری)

(عشاء بنت شبیر۔فیصل آباد)

وہ جن پر فرشتے سایہ فگن رہے

غزوۂ احد شروع ہونے سے پہلے انصاری صحابی حضرت عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ نے آسمان کی طرف دیکھا' اپنے ہاتھوں کو اٹھایا اور دعا کی: ''اے اللہ! آج میرے خون کا آخری قطرہ تک قبول فرما اور مجھ سے راضی ہوجا''۔ چنانچہ انہوں نے بڑی جوانمردی سے کافروں سے جنگ لڑی اور پھر شہید کردیئے گئے۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ احد کے دن میرے والد کو چادر سے ڈھانک کر لایا گیا۔ان کی ناک' کان اور ہونٹ کاٹ کر بری طرح مثلہ کیا گیا تھا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں اپنے والد کے چہرے سے کپڑا ہٹاتے ہوئے رونے لگا اور لوگ مجھے صبر کی تلقین کرنے لگے اور کپڑا ہٹانے سے منع کرنے لگے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع نہیں فرمارہے تھے۔اتنے میں میری پھوپھی فاطمہ بنت عمرو کے رونے کی آواز آئی۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے رونے یا نہ رونے سے کیا فرق پڑتا ہے۔ فرشتے تمہارے اس کو اٹھانے تک اپنے پروں سے سایہ فگن رہے۔ (بخاری 244۔مسلم 2554)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ملے اور فرمایا: جابر خوش ہوجاؤ' اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو شہادت کے بعد زندہ کیا اور ان سے دوبدو گفتگو کی حالانکہ اللہ تعالیٰ جب بھی کسی سے بات کرتے ہیں پردے کے پیچھے سے کرتے ہیں۔

(ترمذی:3010)

(بنت حافظ محمد حسین۔بہاولپور)



انمول ہیرے

☆ اے بنگلہ نما مکان کے شیدائی......قبر کا گڑھا موت بھول اے عمدہ غذا کے دلدادہ......کیڑے مکوڑے کی خوراک بننا ہے

☆ اللہ کی یاد سے غافل نہ ہو......وہ تم سے غافل نہیں

☆ سب سے اچھا وقت وہ ہے......جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں گزرے۔

☆ ہر دن کی اس طرح قدر کرو......گویا وہ زندگی کا آخری دن ہے

☆ لوگ بیماری کے ڈر سے گناہ چھوڑ دیتے ہیں......لیکن عذاب کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے زیادہ خوشحالی برائی کی طرف لے جاتی ہے۔

(محمد صہیب افضل۔گوجرہ)



مساکین سے محبت

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ''مجھے میرے خلیل رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کی وصیت کی۔

⦿ مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب بیٹھوں۔

⦿ ہمیشہ اپنے سے غریب کو دیکھوں اور اپنے سے امیر کی طرف نہ دیکھوں۔

⦿ میں صلہ رحمی کروں اگرچہ وہ (رشتہ دار) مجھ پر ظلم کریں۔

⦿ میں بکثرت 'لاحولہ ولا قوۃ الاباللہ'' پڑھوں۔

⦿ میں حق بات کہوں اگرچہ وہ کڑوی ہی کیوں نہ ہو۔

⦿ میں اللہ کے بارے میں ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہ کروں۔

⦿ اور میں لوگوں سے کچھ نہ مانگوں۔

(مسند احمد 109/5)

(اخت محمد شہزاد۔چونیاں)

سفر طائف

نکل جاؤ ہمارے شہر سے آئندہ مت آنا......!

ارے لوگو! سنو تو یہ شخص کیا کرنے آیا ہے؟ نکالو اسے...... چودھری نے پھنکارتے ہوئے کہا۔

دیکھتے ہی دیکھتے لوگ جمع ہوگئے۔ گالیاں دینے لگے...... تالیاں پیٹنے لگے......گالیوں، بدزبانیوں کے ساتھ ساتھ پتھر بھی چلنے لگے...... مسافر خاموشی سے اپنی منزل کی طرف رواں دواں ہے۔

پتھروں سے جسم لہولہان ہے لیکن وہ مسلسل چلتا ہی جارہا ہے۔ ساتھ ساتھ ہمراہی بھی لہولہان چلے جارہا ہے۔ اب تک ایک بھی وار جوابی نہیں کیا...... اللہ اکبر...... اتنا صبر......!

پیارے بچو! یہ کوئی افسانہ نہیں بلکہ ایک حقیقت ہے۔ یہ منظر آسمان نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اسی زمین پر پیش آیا۔

آخر یہ شخص کون ہے؟ جو خاموشی سے ان کے پتھر اور گالیاں برداشت کرتا جارہا ہے۔

جی ہاں...... یہ آمنہ کے لال پیکرِ حسن جمال جناب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ کو امت کے غم نے گھر نہ بیٹھنے دیا۔ آپ ﷺ نے رختِ سفر باندھا اور طائف کی جانب روانہ ہوگئے ساتھ زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ بھی موجود ہیں۔

آپ ﷺ نے مکہ سے طائف تک 60 میل کا سفر پیدل طے فرمایا۔ راستے میں جس قبیلے سے بھی گزر ہوتا اسے اسلام کی دعوت دیتے۔

افسوس کہ کسی نے بھی دعوت قبول نہ کی۔

بالآخر طائف کی حدود میں داخل ہوئے۔

طائف پہنچے تو قبیلہ ثقیف کے 3 سرداروں کے پاس تشریف لے گئے جو آپس میں بھائی تھے۔ آپ ﷺ نے ان کے پاس بیٹھنے کے بعد انہیں اللہ کی اطاعت اور اسلام کی دعوت دی۔

جواب میں ایک نے کہا کہ اگر اللہ نے تمہیں رسول بنایا ہے تو کعبہ شریف کا پردہ پھاڑ کے دکھاؤ۔

دوسرے نے کہا کیا اللہ تعالیٰ کو تمہارے علاوہ کوئی اور نہ ملا۔ (معاذ اللہ)

تیسرے نے کہا میں تم سے ہرگز بات نہیں کروں گا۔ اگر تم واقعی پیغمبر ہو تو تمہاری بات کو رد کرنا میرے لئے انتہائی خطرناک ہے اور اگر تم نے اللہ پر جھوٹ گھڑ رکھا ہے تو پھر مجھے تم سے بات کرنی ہی نہیں چاہیے۔

یہ جواب سن کر آپ ﷺ وہاں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور صرف اتنا فرمایا: ''تم لوگوں نے جو کیا سو کیا، بہرحال اسے پسِ پردہ ہی رکھنا''۔

رسول اللہ ﷺ نے طائف میں 10 دن قیام فرمایا۔ اس دوران آپ ﷺ ان کے ایک ایک سردار پاس تشریف لے گئے اور ہر ایک سے گفتگو کی۔ لیکن سب کا ایک ہی جواب تھا کہ تم ہمارے شہر سے نکل جاؤ۔

چنانچہ جب آپ ﷺ نے واپسی کا قصد کیا تو اوباش گالیاں دیتے، تالیاں پیٹتے اور شور مچاتے آپ ﷺ کے پیچھے لگ گئے اور دیکھتے دیکھتے اتنی بھیڑ جمع ہوگئی کہ آپ ﷺ کے راستے کے دونوں جانب لائن لگ گئی۔ پھر گالیوں اور بدزبانیوں کے ساتھ ساتھ پتھر بھی چلنے لگے۔ جس سے آپ ﷺ کی ایڑی پر اتنے زخم آئے کہ دونوں جوتے خون میں تربتر ہوگئے۔

اِدھر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ ڈھال بن کر چلتے ہوئے پتھروں کو روک رہے تھے۔ جس سے ان کے سر میں کئی جگہ چوٹ آئی۔ بدمعاشوں نے

یہ سلسلہ برابر جاری رکھا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ عتبہ اور شیبہ ابنائے ربیعہ کے ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور ہوگئے۔ یہ باغ طائف سے 3 میل کے فاصلے پر واقع تھا۔

جب آپ ﷺ نے یہاں پناہ لی تو بھیڑ واپس چلی گئی اور آپ ﷺ ایک دیوار سے ٹیک لگا کر انگور کی بیل کے سائے میں بیٹھ گئے۔

قدرے اطمینان ہوا تو دعا فرمائی جو دعائے مستضعفین کے نام سے مشہور ہے۔ اس دعا کے ایک ایک فقرے سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ طائف میں اس بدسلوکی سے دوچار ہونے کے بعد اور کسی ایک بھی شخص کے ایمان نہ لانے کی وجہ سے آپ ﷺ کس قدر غمگین تھے۔

آپ ﷺ نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ إِلَیکَ أَشکُو ضَعفَ قُوَّتِی وَقِلَّۃَ حِیلَتِی وَھَوَانِی عَلَی النَّاسِ أَنتَ رَبُّ الْمُستَضعَفِینَ وَأَنتَ رَبِّی اَللّٰھُمَّ إِلَی مَنْ تَکِلُنِی ؟ إِلَی بَعِیدٍ یَتَجَھَّمُنِی ؟ أَمْ إِلَی عَدُوٍّ مَلَّکتَہ أَمرِی ؟ إِنْ لَمْ یَکُنْ بِکَ غَضَبٌ عَلَیَّ فَلَا أُبَالِی غَیرَ أَنَّ عَافِیَتَکَ ھِیَ أَوسَعُ لِی ۔أَعُوذُ بِنُورِ وَجھِکَ الَّذِی أَشرَقَتْ لَہُ الظُّلُمَاتُ وَصَلُحَ عَلَیہِ أَمرُ الدُّنیَا وَالْآخِرَۃِ أَنْ یَنزِلَ بِی سَخَطُکَ أَوْ یَحِلَّ عَلَیَّ غَضَبُکَ لَکَ الْعُتبَی حَتَّی تَرضَی

ترجمہ: اے اللہ میں تجھ سے ہی اپنی کمزوری و بے بسی اور لوگوں کے نزدیک اپنی بے قدری کا شکوہ کرتا ہوں۔ یا الرحم الرحمین تو کمزوروں کا رب ہے اور تو ہی میرا بھی رب ہے۔ تو مجھے کس کے حوالے کر رہا ہے؟ کیا کسی بیگانے کے جو میرے ساتھ تندی سے پیش آئے یا کسی دشمن کے جس کو تو نے میرے معاملے کا مالک بنادیا ہے؟ اگر مجھ پر تیرا غضب نہیں ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ لیکن تیری عافیت میرے لئے زیادہ کشادہ ہے۔ میں تیرے چہرے کے اسی نور کی پناہ چاہتا ہوں جس سے تاریکیاں روشن ہوگئیں اور جس پر دنیا و آخرت کے معاملات درست ہوئے۔ تیری پناہ کہ تو مجھ پر اپنا غضب نازل کرے یا تیرا عتاب مجھ پر وارد ہو۔

تیری ہی رضا مطلوب ہے یہاں تک کہ تو راضی ہوجائے اور تیرے بغیر کوئی زور آور طاقت نہیں۔

ادھر آپ ﷺ کو ابنائے ربیعہ نے اس حالت میں دیکھا تو ان کے جذبہ قرابت میں حرکت پیدا ہوئی۔ انہوں نے اپنے ایک عیسائی غلام کو جس کا نام عداس تھا بلا کر کہا کہ اس انگور سے ایک گچھا لو اور اس شخص کو دے آؤ۔

جب اس نے انگور آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کئے تو آپ ﷺ نے بسم اللہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور کھانا شروع کردیا۔ عداس نے کہا کہ یہ جملہ تو یہاں کے لوگ نہیں بولتے۔

آپ ﷺ نے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور تمہارا دین کیا ہے؟

اس نے کہا میں عیسائی ہوں اور نینویٰ کا باشندہ ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے کہا اچھا تم یونس بن متی علیہ السلام کی بستی کے رہنے والوں ہو۔

اس نے کہا آپ یونس علیہ السلام کو کیسے جانتے ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ میرے بھائی تھے۔ وہ نبی تھے اور میں بھی نبی ہوں۔

یہ سن کر عداس رسول اللہ ﷺ پر جھک پڑا اور آپ ﷺ کا بوسہ لیا۔ یہ دیکھ کر ربیعہ کے دونوں بیٹوں نے کہا، لو اب اس شخص نے ہمارے غلام کو بگاڑ دیا۔

باغ میں کافی دیر ٹھہرنے کے بعد رسول اللہ ﷺ باغ سے نکلے اور مکے کی راہ کو چل دیئے۔ غم والم کی شدت سے طبیعت نڈھال تھی اور دل پاش پاش تھا۔ تھوڑا آگے پہنچے تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے۔ ان کے ساتھ پہاڑوں کا فرشتہ بھی تھا۔

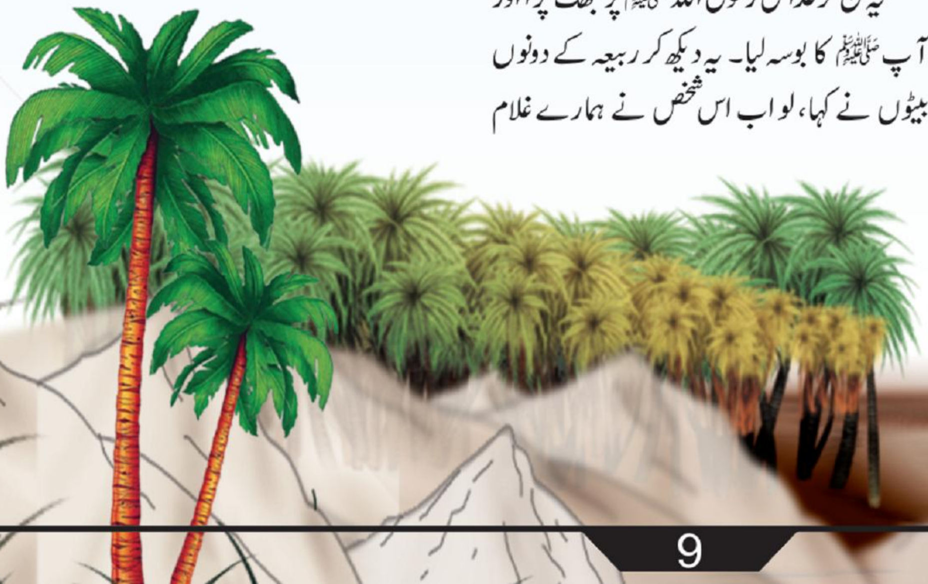
وہ آپ ﷺ سے عرض کرنے لگے کہ اے اللہ کے نبی ﷺ اگر آپ حکم دیں تو ہم ان طائف والوں کو دو پہاڑوں کے درمیان کچل کے رکھ دیں۔

نبی ﷺ نے فرمایا: نہیں مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل ان کی پشت سے ایسی نسل پیدا کرے گا جو صرف ایک اللہ کی عبادت کرے گی اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں ٹھہرائے گی۔

پیارے بچو! تاریخ گواہ ہے وادی طائف سے ایسے ایسے ہیرو جوانمرد سپہ سالار اور جنگجو نکلے جس سے اسلام اور مسلمانوں کو بہت تقویت حاصل ہوئی۔

ہم سب اس بات کا پختہ عزم کریں کہ جس راہ پر ہمارے نبی ﷺ نکلے تھے ہم بھی اس راہ پر چلیں گے اور ہر آنے والی مصیبت پر صبر کریں گے۔ (ان شاء اللہ) تاکہ ہماری دنیا و آخرت دونوں بہتر ہوجائیں۔

(اکرم صدیقی۔ کراچی)



اور میں نے نماز شروع کردی

اللہُ أکبرُ

اُن دنوں مجھے یاد ہے کہ میں بہت چھوٹی تھی۔ شاید 5 یا 6 برس کی اور میرا بھائی کوئی 8 یا 9 برس کا تھا۔ اس حساب سے بھائی پر تو نماز فرض تھی لیکن اس کے ساتھ ساتھ مجھے بھی نماز کی تلقین کی جاتی تھی۔ بڑے پیارے جائے نماز ہمارے لئے مختص تھے۔ سوتے وقت امی جان ہمیں نماز کا سبق یاد کرواتیں اور ہمیشہ ہمیں اپنے ساتھ نماز کے لئے کھڑا بھی کرتیں۔ مگر ہم تھوڑے گندے بچے تھے۔ فجر کی نماز کے وقت تو سوتے رہتے۔ پھر ظہر کی نماز پڑھ لیتے تو عصر کی نماز کے وقت باہر گلی میں بچوں کے کھیلنے کی آوازیں آتیں اور دل مچل مچل جاتا کہ بس فٹافٹ جا کر کھیل میں شامل ہو جائیں۔ کبھی تو آنکھ بچا کر نکل جاتے اور کبھی امی جان دیکھ لیتیں تو مارے بندھے نماز ادا کرتے اور بھاگ جاتے۔ مگر اس جلدی جلدی کی نماز کی یہ سزا ہوا کرتی تھی کہ مغرب کی نماز امی جان اونچی آواز میں سنا کرتیں۔ قصہ مختصر کہ ہم نمازوں میں ڈنڈی مارا کرتے تھے۔ انہی دنوں میرے بھائی ابوبکر ہمارے ہاں آئے۔ وہ مدرسے کے طالب علم تھے اور ہفتہ دس دن بعد آیا کرتے تھے۔ ایک دن کہنے لگے آؤ بچو کہانی سناؤں۔ ہم جناب بہت خوش، رضائی میں گھس گئے۔ بھائی نے پوچھا کتنی کتنی نمازیں پڑھیں؟ ہم نے جھوٹ نہ بولا سچ بتا دیا کہ ساری نہیں پڑھیں، ایک دو پڑھی ہیں۔

بھائی نے بات شروع کی۔ دیکھو بچو! اس دنیا میں کوئی بھی ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں آیا۔ میں نے اور آپ نے ایک نہ ایک دن فوت ہو جانا ہے۔

ہم توجہ سے سن رہے تھے۔

وہ پھر سے گویا ہوئے۔ پھر ہمارے امی ابو اور بہن بھائی ہمیں سفید کپڑے میں جسے کفن کہتے ہیں لپیٹ دیں گے۔ مٹی کھودیں گے اور ہمیں اس گڑھے میں ڈال دیں گے۔ پھر ہمارے اوپر مٹی ڈال کر گڑھا بند کر دیں گے۔ جہاں ہماری ملاقات ایک فرشتے سے ہوگی جو ہم سے مختلف سوالات پوچھے گا۔ جو بچے نماز پڑھتے ہیں وہ تو ان سوالات کے ٹھیک جوابات دیں گے۔ پوچھے گا کہ نماز پڑھی یا نہیں؟

پھر جو بچے یا بڑے نماز نہیں پڑھتے ہوں گے ان کے لئے وہاں بہت سے بچھو، سانپ اور کیڑے ہوں گے۔ وہ اندھیرے میں ہمیں جگہ جگہ سے کاٹیں گے۔ ان کے کاٹنے سے اتنا درد ہوگا کہ ہم چیخیں اور چلائیں گے مگر یہ ہماری سزا ہوگی۔ اس لئے کوئی بھی مدد کو نہیں آئے گا۔

پیارے بچو! پھر قبر سے آگے کی دنیا دوزخ ہوگی اور دوزخ آگ کا گھر ہے۔ یہ آگ ہمارے جسم کو جلائے گی۔ جب پورا جسم جل جائے گا تو نیا جسم بنا دیا جائے گا۔ ہمیں پیاس لگے گی تو کھولتا ہوا پانی دیا جائے گا مگر ہمیں اتنی پیاس لگے گی کہ ہم وہی گرم پانی ہی پینا چاہیں گے۔ جونہی پیالے کے نزدیک چہرہ جائے گا چہرہ جھلس کر پیالے میں گر جائے گا۔ انسان کی ساری رگیں باہر نکل جائیں گی۔ وہاں انسان روئے گا، پچھتائے گا کہ یا اللہ ایک موقع اور دے دے، اب ہم ساری نمازیں پڑھیں گے، مگر اس کی ایک نہیں سنی جائے گی۔

اف!! ہم کافی ڈر گئے تھے۔

بھائی نے پوچھا: اچھا بتاؤ ہم کون ہیں؟

ہم نے فوراً جواب دیا: مسلمان.......

بھائی نے حدیث سنائی: ''مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہے''، یعنی اگر آپ پانچ نمازیں دل لگا کر اللہ کی رضا کے لئے پڑھتے ہیں تو آپ مسلمان ورنہ کافر کے جیسے ہوں گے، ہم سر ہلانے لگے۔

پھر بھائی نے بتایا جو لوگ اللہ سے پیار کرتے ہیں اور روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں اس سے اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد اس کی قبر کو خوبصورت سا باغ بنا دیں گے۔ بعد میں وہ انسان جنت میں جائے گا اور وہاں ہر طرف خوشی ہی خوشی ہوگی۔ وہاں ہمیں پڑھنا بھی نہیں پڑے گا اور نماز بھی نہیں پڑھنا ہوگی۔ سونے اور چاندی کی دیواریں ہوں گی۔ دودھ اور شہد کی نہریں بھی، کوئی بھی پھل کھانے کو دل چاہے گا تو ٹہنی خود بخود جھک کر منہ کے قریب آ جائے گی اور وہ پھل اتنا مزے دار ہوگا کہ ہم نے اپنی زندگی میں کبھی ایسا پھل نہ کھایا ہوگا۔ (ہمارے منہ میں پانی آ رہا تھا) وہاں رہنے کے لئے خوبصورت گھر ہوں گے۔ پہننے کے لئے بیش قیمت کپڑے اور موتیوں سے بنے چمکتے دمکتے گھر ہوں گے۔

جی تو بچو! پھر جنت میں جانا ہے یا دوزخ میں.....؟ ''جنت میں...... جنت میں...... ہم خوش ہو کر بولے۔ پھر وعدہ کرو آئندہ نماز نہیں چھوڑو گے۔

نہیں چھوڑیں گے کبھی نہیں۔

پھر جی ہم نے وعدہ کیا اور وہ دن اور آج کا دن نماز کی پابندی ہمیشہ کی ہے الحمدللہ اللہ بھائی کو اجرِ عظیم عطا کرے۔

(سندس جبیں......ساہیوال)

خوش نویس بنئے



بشکریہ
رہنمائے خوشنویسی
از ایم ایم صابری

ل - م - ن

الف لَ ۵ قط کا۔ موٹائی نصف قط اور بائیں جانب قدرے خم بعدہٗ دائرہ سین لگائیں۔

میم کو اس طرح لکھیں کہ ایک نقطہ چوکھٹا ترچھا بنائیں اور اس پر قلم کو اس طرح کھینچ کر لائیں کہ وہ نقطہ اوپر سے آدھا کھلا رہے اور آدھا بند ہو جائے۔ اب اس ہی نصف دائرہ کا گھماؤ ڈال کر اوپر سے موٹا، نیچے سے گاؤدُم پتلا دنبالہ بنائیں۔ (م)

الف نوُن کا دو قط اور موٹائی نصف قط۔ اندر سے خم اور دائرہ مثل سین کے بنائیں۔

بوجھو تو جانیں......!!

صفر، نیا سال، توبہ، عہد، دشمن، بھارت، مظلوم، یکجہتی، کشمیر

ی	ت	ن	ط	ل	ے	د	ک	و
ک	ن	ت	و	ب	ہ	ع	ج	ع
ج	ش	ص	ل	ھ	ن		ہ	ر
ہ	س	م	ف	ا	ی	ف	گ	د
ت	ج	ج	ی	ر	ا	ھ	د	ش
ی	د	ل	ن	ت	س	ط	س	م
ھ	ھ	ش	ط	م	ا	ک	ا	ن
ف	گ	ج	م	ظ	ل	و	م	ی



نیچے دی گئی تصویر کے تمام حصوں کو کاٹ کر علیحدہ کر لیں اور دی ہوئی تصویر کے مطابق مکمل کر کے اس کے نمبرز کی ترتیب ہمیں ارسال کریں۔

درست ترتیب ارسال کرنے والوں میں قرعہ اندازی کے ذریعے انعامات تقسیم کیے جائیں گے۔

قلعہ آگرہ

بھارت کے دارالحکومت دہلی کے قریب واقع ہے۔ گیارھویں صدی عیسوی میں راجپوت حکمرانوں نے تعمیر کیا۔ اس کا رقبہ 194 ہیکٹر ہے۔





شمارہ 132 کے انعام یافتگان

پہلا انعام

عروسہ کرن بٹ، عبدالحکیم

دوسرا انعام

علی حسن، سمبڑیال

تیسرا انعام

حذیفہ عنائت، میانوالی



ابنِ حامد

بچو! آج آپ اپنی قوس قزح بنائیں گے۔

بھلا وہ کیسے......؟

وہ اس طرح کہ......

ارے پہلے سامان کی فہرست پر تو نظر دوڑائیں۔

سامان یہ ہے کہ......

ایک عدد شیشے کا گلاس......

ایک عدد صاف کاغذ......

کرنا کچھ یہ ہے کہ آپ اپنے کمرے کی اس کھڑکی کے پاس کھڑے ہو جائیں جہاں سے دھوپ کمرے میں آتی ہو۔

گلاس کو تین چوتھائی پانی سے بھر لیں......

اب گلاس کو دھوپ میں اس طرح رکھیں کہ دھوپ گلاس پر سے ہو کر کاغذ پر پڑے۔

ارے یہ کیا......؟

گلاس پر تو قوس قزح بن گئی ہے۔ یہ وہی قوس قزح ہے جو بارش کے بعد نظر آتی ہے

بس ایک بات کا دھیان رکھیں کے گلاس نہیں توڑنا کیونکہ ہمیں شکایات موصول ہوئی ہیں کہ آپ تجربے کرتے ہوئے گھر کا سامان توڑتے ہیں۔

اپنا خیال رکھیں اور ہمیں دیں اجازت......



بچّوں کی سائنس

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا حال چال ہے؟ لگتا ہے کہ آپ نے ہمارا خط شائع نہیں کرنا کیونکہ میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں کچھ خطوط اور تحاریر کی حاضری لگوائی لیکن آپ نے ہمیں...... اوہو...... ہمارے خطوط اور تحاریر کو اس موٹو کے پیٹ میں ڈال دیا۔



آپ بھی راضی ہوگئے اور آپ کی معصوم موٹو (ردی کی ٹوکری) بھی راضی ہوگئی۔ بھائی اگر آپ نے اس مرتبہ ہمارا خط نہ شائع کیا تو پھر ہم بھی ''ردی کی ٹوکری ہٹاؤ'' تحریک میں شامل ہو جائیں گے اور اس ٹوکری کی چھٹی کروائیں گے۔ (اچھا.....! یہ تحریک بھی چل رہی ہے۔ اطلاع کا شکریہ...!) رسالہ خاص نمبر بہت ہی پیارا تھا۔ ماشاء اللہ! اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر مزید آپ کو اس شمارے کو خوبصورت بنانے کی توفیق دے۔ آمین۔ اب میں اجازت چاہوں گی کہ اور لکھوں؟

والسلام

(عشاء بنت شبیر، فیصل آباد)

☆......☆......☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ آپ ہمارے خط اور تحریر پر نظر کرم کرتے ہوئے جگہ نصیب کریں گے۔ کیونکہ ہم اس میں پہلی مرتبہ رونق افروز ہو رہے ہیں اور آپ اسے اس ٹھکانے پر نہیں لگائیں گے جہاں پر سب کو شکایت ہوتی ہے۔ مطلب ردی کی ٹوکری۔ روضۃ الاطفال ہمارا پسندیدہ رسالہ ہے، ہم اس کے بہت پرانے قاری مگر نئے لکھاری ہیں۔ اگر تحریر شائع ہوئی تو مستقل لکھاری ورنہ ہمیشہ کے لئے بائیکاٹ کر دیں گے۔

والسلام

(اخت نعیم کراچی)

☆......☆......☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید کرتے ہیں کہ آپ خیریت سے ''جاگ'' رہے ہوں گے۔ شمارہ نمبر 133 (ماشاء اللہ) بہت اچھا تھا۔ ٹائٹل دیکھ کر تو ایک دفعہ ہم سو ہی گئے۔ اچانک آنکھ کھلی تو یاد آیا کہ دعا تو پڑھی ہی نہ تھی۔ چنانچہ دعا پڑھی اور پھر سو گئے...... کیونکہ بستر ہی اتنا خوبصورت تھا...... ویسے کون کون سے قارئین ہماری طرح بستر دیکھ کر سو گئے تھے؟؟

اچانک ہڑبڑا کر اٹھے اور نیند سے بوجھل سرخ آنکھیں لئے بھاگے خطوط کی محفل...... میں اور دھڑام سے گرے اور سو گئے...... اوہ نہیں...... سوئے نہیں بلکہ اپنا خط نہ پا کر بے ہوش ہو گئے تھے...... پھر یاد آیا...... کہ وہ خط تو ہم نے لکھا ہی نہ تھا...... بلکہ لکھتے لکھتے ہی سو گئے تھے...... اگلے صفحے پر مرجھایا ہوا پھول دیکھ کر ہم بھی مرجھا گئے...... چلیں جی! اللہ حافظ

کہیں آپ بھی ہمارا خط ''خوبصورت بستر'' (یعنی ردی کی ٹوکری) میں نہ سلا دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمارا خط پڑھتے ہوئے نیند سے بچائے۔ (آمین)

والسلام

(ماریہ، طاہرہ، آمنہ بنات عبدالقیوم صباء۔ خانیوال)

☆......☆......☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شمارہ نمبر 133 ملا، سب سے پہلے ''پہلی بات'' پڑھی۔ اس میں جب قارئین نمبر کا پتہ چلا تو منہ حیرت سے کھلا رہ گیا۔ رسالے کو دوبارہ الٹ پلٹ کر دیکھا کوئی ''قارئین نمبر'' والی بات ہی نظر نہ آئی۔ کم از کم اس کے اوپر قارئین نمبر ہی لکھ دیتے دل کو تو تسلی ہو جاتی کہ یہی ''قارئین نمبر'' ہے جس کا ہمیں کب سے انتظار تھا۔ (اس میں تمام تحریریں قارئین کی تھیں....! البتہ غلطی کی اصلاح کے لیے جزاک اللہ)

آپ کہتے ہوں گے کہ ہمارے شکوے ہی ختم نہیں ہوتے۔ خیر! ''قارئین نمبر'' کی بات کی جائے تو تحاریر سب ہی بہت زیادہ اچھی تھیں۔ ''نیند ہو تو ایسی'' زبردست تھی۔ اس میں ''ابوتمیم حافظ ابو عدیل شہید رحمہ اللہ'' کا واقعہ پڑھا۔ واقعی خوش نصیب ہوتے ہیں وہ لوگ جن کی زبانیں نیند میں بھی اللہ کا ذکر کرتی ہیں۔ آپ سے ننھی سی گزارش ہے کہ ابوتمیم حافظ عدیل شہید' کے بچپن کے بارے میں لکھیں۔ (آپ دعا کریں....ہم دوا کرتے ہیں)

''ابوبکر تم کہاں ہو' دل کو چھوتی ہوئی تحریر ہے اور حیرت انگیز بھی کہ ایک چھوٹا سا بچہ اپنے امی جان کو کس قدر فرمانبرداری کرتا ہے۔ (کچھ سبق سیکھیں) ابوبکر بھائی کی وفات کا بے حد دکھ پہنچا۔

پاک پیغمبر ﷺ کا فرمان ہے کہ: ''جس نے صدقِ دل سے شہادت طلب کی۔ اللہ تعالیٰ اسے شہادت کے مرتبے پر فائز کر دیتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر ہی فوت ہو۔ (مسلم)

اور باقی سب ہی تحریریں زبردست تھیں۔ اب سب پہ تبصرہ کرنے بیٹھے تو پھر یقیناً یہ خط بدنام زمانہ ''ردی کی ٹوکری'' میں جائے گا۔ ویسے بھی سنا ہے آج کل اس کا ہاضمہ تیز ہے (اللہ کا احسان ہے اس ''بے چاری'' پر) اللہ تعالیٰ آپ کو میرا خط ''ردی کی ٹوکری'' سے بچانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

والسلام

(ماہم احسان)

☆......☆......☆

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم روضہ کے پرانے قاری اور نئے لکھاری ہیں۔ چلیں کہہ بھی دیں خوش آمدید! بھائی اگر آپ نہ بھی کہیں تو اتنے کم حوصلہ ہم بھی نہیں کہ میدان چھوڑ کر بھاگ جائیں۔ (مان نہ مان میں تیرا مہمان)

یہ تو باتیں تھیں محض خوش گپیوں کی! آتے ہیں

پیارے روضہ کی طرف ....محترم! میں باقاعدگی سے روضہ پڑھتا اور اس سے خوب استفادہ کرتا ہوں اور اس میں موجود اصلاحی باتوں پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہوں۔

ایڈیٹر محترم جیسے ''قصص انبیاء کے'' سلسلہ تھا اسی طرح کوئی مستقل سلسلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا ضرور ہونا چاہیے۔اسی طرح ''کچھ باتیں وادی کی'' کیونکہ یہ سلسلہ ہمیں بہت پسند ہے۔آخر میں قارئین اور ایڈیٹر محترم کو سلام

(عبدالرحمٰن بن اصغر۔یحییٰ بن اصغر شرقپوری۔گوجرانوالہ)

☆......☆......☆

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔اللہ تعالیٰ آپ کی صحت ہمیشہ ٹھیک رکھیں کیونکہ اگر آپ بیمار ہوں گے تو ہمیں اتنا خوبصورت شمارہ کیسے ملے گا۔(جزاک اللہ) شمارہ 133 بہت پسند آیا۔ ہمارے تو خط اور تحریروں کو پتہ نہیں ہے کیا (شاید الفت ہے ردی کی ٹوکری سے....!) آپ کے پاس پہنچتی نہیں ہیں یا پھر ردی کی ٹوکری شمارہ تک نہیں پہنچنے دیتی۔آپ کا شکریہ اور خاص طور پر ٹوکری جی کا۔(قارئین! نوٹ کریں،خط کی اشاعت کے لیے ٹوکری کا احترام لازم ہے۔)

والسلام

(عبدالقدوس حیدر۔عبدالحکیم)

☆......☆......☆

......السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

کیا حال ہیں ایڈیٹر بھیا مع سٹاف؟ امید ہے ٹھیک ٹھاک ہوں گے۔چلیں جی ہماری بھی یہی دعا ہے کہ اللہ آپ سے دین کا کام لے (آمین) بھیا جی! بہت زیادہ عرصے کے بعد قلم اٹھایا ہے۔اسی لئے سب سے پہلے تو اس ''بھوکی'' کو ہم سے پانچ میل کے فاصلے پر رکھ دیں۔رکھ دیا؟ چلو ٹھیک ہے۔جزاک اللہ

اب بات ہو جائے روضہ کی تو ہم بتائے دیتے ہیں کہ دن بدن نکھرتا ہی چلا جارہا ہے اور شاید اس دفعہ کچھ زیادہ ہی......کیونکہ ہم جو تشریف لا رہے ہیں...... ہے نا......(واہ رے خوش فہمی) شمارہ نمبر 133 بہت اچھا لگا۔سب سے پہلے تو ہم نے اجتماع والی تحریر پڑھی۔کیونکہ بھیا! ہم بھی تو گئے تھے نا......اسی لئے یادیں تازہ کرنے کے لئے......اور ہاں! یہ کس نے کہا تھا کہ روضہ پہ بوڑھوں کا قبضہ ہوگیا ہے؟ (آؤ بھی ذرا اب سامنے....!) ہمارے خیال میں یہ کہنے والے خود ہی بوڑھے ہوں گے۔چلیں جی بھاگتے ہیں پھر کہیں نہ اس ''بھوکی'' کے پیٹ میں جائے ہمارا پیارا سا خط مبارک۔ اللہ آپ سے اپنے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے اور موت دے تو میدان مقتل میں ''شہادت'' کی موت نصیب فرمائے۔آمین

والسلام

(ماریہ عبدالقیوم صباء۔خانیوال)

سرفروشوں کا ترانہ

یہ ہجرت کے پانچویں سال کی بات ہے۔مدینہ طیبہ ایک چھوٹی سی بستی تھی جس کے باسیوں کی کل تعداد پانچ ہزار نفوس سے زیادہ نہ تھی۔اس بستی کو مٹانے کے لیے قریش اتنی بڑی فوج لے کر آئے جس کا اس دور میں تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا۔اس ننھی سی بستی کو ختم کرنے کے لیے دشمن دس ہزار جنگجوؤں کا لشکر لے آیا۔یہودی اسلام کے سب سے بڑے دشمن اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں ہمیشہ پیش پیش رہتے تھے۔بنو نضیر کے بیس سردار مکے میں قریش کے پاس وفد کی شکل میں پہنچے اور انھیں اللہ کے رسول کے خلاف جنگ کے لیے بڑھکاتے ہوئے اپنی مدد کا یقین دلایا۔قریش نے انکی بات مان لی۔پھر یہ وفد بنو غطفان کے پاس پہنچا اور انھیں بھی حرب وضرب پہ بھڑکایا۔وہ بھی تیار ہوگئے۔پھر یہ وفد بقیہ قبائل عرب میں بھی گھوم گھوم کر لوگوں کو جنگ پر اکسانے لگا۔بہت سارے لوگ تیار ہوگئے۔جنوب سے ابوسفیان نے چار ہزار جنگجوؤں کا لشکر لے کر مدینہ کا رخ کیا۔مدالظھران پہنچا تو بنوسلیم بھی شامل ہوگئے۔مشرق سے غطفانی قبائل اور انکے نجدی ہم سفر چھ ہزار کی نفری لے کر آگئے۔مدینہ کی قیادت ہمیشہ سے بیدار مغز، چوکنا اور چوکس تھی۔ان کی انگلیاں ہمیشہ حالات کی نبض پر رہتیں تھیں۔خود احتسابی کا عمل ہمیشہ جاری رہتا تھا، حالات کا صحیح صحیح تجزیہ کیا جاتا تھا اور ہر طرح کی صورت حال سے نمٹنے کے لیے مناسب ترین قدم اٹھایا جاتا تھا۔

مخبروں نے کفار کے عزائم اور نقل وحرکت سے مطلع کیا تو اللہ کے رسول ﷺ نے بلا تاخیر مجلس شوریٰ کا اجلاس طلب فرمایا۔صحابہ سے مشورہ ہوا جنگی پلان پر تبادلہ خیال ہوا۔حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کھڑے ہوگئے (حق کا یہ متلاشی ہزاروں میل کی مسافتیں طے کرتا ہوا مدینہ پہنچے تھے) یہ نہایت مخلص اور ذہین وفطین شخصیت تھے۔انھوں نے موقع محل کا جائزہ لیا اور ایک جہاندیدہ جرنیل کی طرح خندق کھودنے کا مشورہ دیا کیونکہ مدینہ کی بستی تین اطراف سے چٹانوں اور کھجور کے باغوں کی اوٹ میں تھی۔لہٰذا دشمن صرف شمال کی جانب سے حملہ کرسکتا تھا رسول اللہ ﷺ نے اس دفاعی منصوبے کی تائید فرمائی۔

چنانچہ شمال کی جانب سے خندق کی کھدائی کا کام شروع ہوا۔ہر دس آدمیوں کو چالیس ہاتھ خندق کھودنے کا کام سونپا گیا۔یہاں کوئی بڑا تھا نہ چھوٹا تمام مجاہدین یکساں طور پر نہایت جوش وخروش سے خندق کھودرہے تھے اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام رجز پڑھتے جارہے تھے۔خود اسلامی سپاہ کے سالار اعلیٰ اپنے مبارک ہاتھوں سے مٹی ڈھو رہے تھے اور ساتھ ساتھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا حوصلہ بڑھا رہے تھے۔

اللھم لا عیش الا عیش الاخرۃ
فاغفر للانصار والمھاجرۃ

اے اللہ! یقیناً زندگی تو آخرت کی زندگی ہے پس انصار اور مہاجرین کو بخش دے

اور جواب میں انصار اور مہاجرین یہ زمزمہ محبت میں یہ ترانہ گنگنا رہے تھے

نحن الذین بایعوا محمدا
علی الجھاد ما بقینا ابدا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے تاحیات محمد ﷺ سے جہاد پر بیعت کی ہے۔ہم اس پر زندگی کے آخری لمحے تک قائم رہیں گے۔(بخاری، مسلم)

تقریری تحریری مقابلہ



- آپ کی تحریریں 25 جنوری تک پہنچ جانی چاہئیں۔
- تحریر تقریری انداز میں ہونی چاہیے۔
- مواد تین صفحات سے زائد نہ ہو۔
- صفحے کے ایک طرف لکھیں۔
- اپنا مکمل نام و پتہ ضرور لکھیں۔
- اول، دوئم اور سوئم آنے والی تحاریر کو انعامات دیئے جائیں گے۔

المحمدیہ روضہ سوسائٹی پاکستان